السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک کنواری لڑکی کے ہاں نکاح کے چار پانچ ماہ بعد ناجائز بچہ پیدا ہوا ہے، نکاح کے وقت وہ حاملہ تھی، لیکن اس حمل کا علم اس کے والدین کو اور نہ ہی لڑکے کے والدین کو اور نہ ہی نکاح خواں کو تھا۔ اب وضع حمل کے بعد اس لڑکی کے اقرباء میں سے کوئی قتل کرسکتا ہے یا نہیں؟ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نکاح جو حمل کی حالت میں ہوا وہ نکاح باقی ہے یا ختم ہوگیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسئولہ میں لڑکی کی سزا سو کوڑے اور سال بھر کے لیے علاقہ بدر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ط} [النُّور: ۲] ''زناکار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔''] صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)) 1 [''غیر شادی شدہ جب زنا کرے غیر شادی شدہ سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کے لیے ملک سے باہر کردو۔ اور شادی شدہ جب شادی شدہ سے زنا کرے تو سو کوڑے لگاؤ اور پھر پتھروں سے مار ڈالو۔''] ایسی لڑکی کی سزا قتل نہیں۔

رہا یہ نکاح تو وہ نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ ط} [المائدة: ۵] [''اور پاک دامن مسلمان عورتیں حلال ہیں۔''] تو پتہ چلا کہ غیر محصنہ خواہ مومنہ ہی ہو حلال نہیں حرام ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ط} [النور: ۳] [''اور ایمان والوں پر یہ حرام کردیا گیا۔''] ۱۳ ۷ ۱۴۲۱ھ

1 مسلم کتاب الحدود باب حد الزنا

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص470

محدث فتویٰ